کیا روح کو بھی موت آتی ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا روح کو بھی موت ہے؟ قیامت کے وقت جب ہر ایک چیز فنا ہو جائے گی اور اللہ اپنے باقی ہونے کا اعلان فرمائے گا، تو کیا اس وقت روح کو بھی موت آجائے گی؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

روحِ انسانی کو کبھی موت نہیں آتی۔ موت روح کے جسم سے جدا ہو جانے کا نام ہے، لہذا جسم مرتا ہے روح نہیں۔ روح ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ شریعت مطہرہ کی رُو سے جب ایک بار روح کو پیدا کر دیا جاتا ہے تو وہ ہمیشہ کے لیے باقی رہتی ہے، اس پر کبھی فنا طاری نہیں ہوتی حتی کہ قیامت کے دن جب ساری مخلوق فنا ہو جائے گی، تب بھی روح باقی رہے گی کہ درست قول کے مطابق یہ ان مستثنی اشیاء میں سے ہے، جن پر اس وقت بھی فنا طاری نہیں ہوگی۔

ارشاد خداوندی ہے: ”وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ“ ترجمہ کنز العرفان: اور صُور میں پھونک ماری جائے گی تو جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں سب بیہوش ہو جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے۔ (سورہ زمر: 68)

مذکورہ بالا آیت کے تحت علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”فتکون آية الاستثناء مفسرة لقوله تعالى (كل شيء هالك إلا وجهه، كل نفس ذائقة الموت) وغيرهما من الآيات۔۔۔قال الامام النسفي فی بحر الكلام قال اهل الحق ای اهل السنة والجماعة سبعة لا تفنى العرش والكرسي واللوح والقلم والجنة والنار وأهلهما من ملائكة الرحمة والعذاب والأرواح ای بدلالة هذه الآية“ مذکورہ آیت میں موجود استثناء، ان فرامینِ باری تعالیٰ: ”اس کی ذات کے علاوہ ہر چیز ہلاک ہو جائے گی۔ ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔“ اور اس مفہوم کے دیگر فرامینِ خداوندی کی تفسیر ہے۔۔۔ امام نسفی نے بحر الکلام میں فرمایا: اہل حق یعنی اہل سنت وجماعت نے فرمایا: (اس آیتِ مبارکہ کی

دلالت کے سبب) سات چیزیں فنا نہیں ہوں گی : عرش، کرسی، لوح و قلم، جنت اوراس میں موجود رحمت کے فرشتے وغیرہ، جہنّم اوراس میں موجود عذاب کے فرشتے وغیرہ اور روحیں۔ (روح البیان، ج 08، ص 137، دار الفکر، بیروت)

علامہ آلوسی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں : "اختلف الناس في الروح هل تموت أم لا؟ فذهبت طائفة إلى أنها تموت لأنها نفس و كل نفس ذائقة الموت وقد دل الكتاب على أنه لا يبقى إلا الله تعالى وحده... وقالت طائفة: إنها لا تموت للأحاديث الدالة على نعيمها وعذابها بعد المفارقة إلى أن يرجعها الله تعالى إلى الجسد، وإن قلنا بموتها لزم انقطاع النعيم والعذاب، والصواب أن يقال: موت الروح هو مفارقتها الجسد فإن أريد بموتها هذا القدر فهي ذائقة الموت وإن أريد أنها تعدم، فهي لا تموت بل تبقى مفارقة ما شاء الله تعالى ثم تعود إلى الجسد وتبقى معه في نعيم أو عذاب أبد الآبدين ودهر الداهرين وهي مستثناة ممن يصعق عند النفخ فی الصور" اس بارے میں اختلاف ہے کہ روح مرتی ہے یا نہیں ؟ ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ روح مرتی ہے کیونکہ یہ بھی نفس ہے اور ہر نفس نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔ قرآن پاک کی وہ آیت اس پر دلیل ہے. جس میں فرمایا گیا کہ اللہ کے سوا کوئی باقی نہیں رہے گا۔۔۔ جبکہ دوسری جماعت کا موقف یہ ہے کہ روح نہیں مرتی، ان کی دلیل وہ احادیثِ طیبہ ہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ روح جسم سے جدا ہونے کے بعد سے واپس جسم میں لوٹائے جانے تک انعام یا عذاب پاتی ہے ، اگر ہم روح کی موت کے قائل ہوجائیں تو انعام اور عذاب منقطع ہوجائے گا۔ درست یہ ہے کہ یوں کہا جائے :اگر موت سے مراد اس کا جسم سے جدا ہونا ہے تو اس حد تک درست ہے اور ان معنوں میں یہ بھی موت کا مزہ چکھنے والی ہے ، تاہم اگر مراد یہ ہے کہ روح بلکل ہی معدوم ہوجائے گی، تو ان معنوں میں یہ نہیں مرتی، بلکہ جسم سے جدا ہونے کے بعد بھی جتنا اللہ چاہے باقی رہتی ہے اس کے بعد جسم میں لوٹ جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہمیشہ نعمت یا عذات میں رہتی ہے ، لہذا یہ صور پھونکنے کے سبب جو ساری مخلوق بیہوش ہوجائیں گی، اس سے مستثنیٰ ہے۔ (روح المعانی، ج 08، ص 151-152، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام نسفی کی تصنیف "بحر الکلام" کی نص بھی ملاحظہ ہو : "قال أهل السنة والجماعة: الجنة والنار هما دارا الخلد، و هما للثواب والعقاب، فلا يفنيان- يدل عليه قوله تعالى: ﴿وَ نُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَن فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَن شَآءَ اللّٰهُ﴾ [الزمر: ٦٨] يعني الجنة والنار وأهلهما من ملائكة العذاب والحور العين. وقال أهل السنة والجماعة سبعة لا تفنى العرش، والكرسي، والقلم، والجنة، والنار، وأهلهما، والأرواح" اہل سنت وجماعت نے فرمایا : جنت اور جہنم یہ ہمیشہ باقی رہنے والے ہیں کہ یہ ثواب و عقاب کے لئے ہے ، لہذا فنا نہیں ہوں

گے۔ اس پر مذکورہ بالا آیت دلیل ہے کہ "اور صُور میں پھونک ماری جائے گی تو جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں سب بیہوش ہو جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے "یعنی جنت، جہنم اور ان میں موجود عذاب کے فرشتے اور حوریں فنا نہیں ہوں گی۔ اہل سنت و جماعت کا قول ہے کہ سات چیزیں فنا نہیں ہوں گی : عرش، کرسی، قلم، جنت، جہنّم، ان میں موجود مخلوق اور روحیں۔ (بحر الکلام، ص 199، مطبوعہ دار الفتح)

"شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور" میں ہے : "ذهب أهل الملل من المسلمين وغيرهم إلى أن الروح تبقى بعد موت البدن۔۔۔فهل يحصل لها عند القيامة فناء ثم تعاد توفية بظاهر قوله تعالى ﴿كل من عليها فان﴾ أو لا بل تكون من المستثنى في قوله ﴿إلا من شاء الله﴾ قولان حكاهما السبكي في تفسيره المسمى بالدر النظيم وقال الأقرب أنها لا تفنى وأنها من المستثنى كما قيل في الحور العين إنتهى "مسلمان اور دیگر اہل ملل اس رائے کی طرف گئے ہیں کہ بدن کی موت کے بعد روح نہیں مرتی بلکہ باقی رہتی ہے۔۔۔ قیامت کے وقت "کل من علیھا فان" والی آیت کے ظاہر کو پورا کرنے کے لئے روح فنا ہوگی اور پھر اسے واپس لوٹا دیا جائے گا یا فنا ہی نہیں ہوگی، اور "الا من شاء اللہ" کی بنیاد پر مستثنیٰ قرار پائے گی؟ اس بارے میں دو قول امام سبکی نے اپنی تفسیر در نظیم میں بیان کئے اور فرمایا : اقرب یہ ہے کہ روح فنا نہیں ہوگی اور یہ مستثنیٰ ہے، جیسا کہ حوروں کے بارے میں کہا گیا ہے، انتھی۔
(شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، ص 316، دار المعرفۃ – لبنان)

امام سبکی، امام ابو الحسن اشعری علیہما الرحمہ کے حوالے سے لکھتے ہیں : "وتردد في فناء الروح عند قيام القيامة قال و الأظهر أنها لا تفنى أبدا" جب قیامت قائم ہوگی اس وقت روح فنا ہوگی یا نہیں؟ اس بارے میں امام ابو الحسن اشعری کو تردد تھا، تاہم انہوں نے فرمایا : اظہر یہ ہے کہ روح کبھی بھی فنا نہیں ہوگی۔ (طبقات الشافعیۃ، ج 10، ص 295، ہجر للطباعۃ والنشر و التوزیع)

شرح النووي علی مسلم، مرقاۃ المفاتیح اور فتاوی حدیثیہ میں ہے، واللفظ للاول : "قال القاضي أن الأرواح باقية لا تفنى فينعم المحسن ويعذب المسيء وقد جاء به القرآن والآثار وهو مذهب أهل السنة" قاضی عیاض مالکی نے فرمایا : روحیں باقی رہیں گی فنا نہیں ہوں گی، نیکوں کو انعام اور بدوں کو عذاب دیا جائے گا، اسی کی تائید میں قرآن و آثار وارد ہیں اور یہی اہل سنت کا مذہب ہے۔ (شرح النووی علی مسلم، ج 13، ص 31، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”موت فنائے روح نہیں بلکہ وہ جسم سے روح کا جدا ہونا ہے۔ روح ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ حدیث میں ہے انما خلقتم للابد: تم ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے بنائے گئے۔“ (فتاوی رضویہ، ج09، ص657، رضا فاؤنڈیشن لاھور)

فتاوی رضویہ کے ایک دوسرے مقام میں ہے: ”اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ روح انسانی بعد موت بھی زندہ رہتی ہے، موت بدن کے لئے ہے روح کے لئے نہیں۔“ (فتاوی رضویہ، ج29، ص103، رضا فاؤنڈیشن لاھور)

بہارِ شریعت میں ہے: ”موت کے معنی روح کا جسم سے جدا ہو جانا ہیں، نہ یہ کہ روح مرجاتی ہو، جو روح کو فنا مانے، بد مذہب ہے۔“ (بہار شریعت، ج01، ص104، مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0631

تاریخ اجراء: 07ربیع الاول 1447ھ/01ستمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net